66438 ـ حاملہ اور دودھ پلانے والی عورت کے لیے صرف اس صورت میں روزہ چھوڑنا حلال ہے جب اسے یا اس کے بچے کو ضرر کا خدشہ ہو

سوال

میں نے ایك حدیث پڑھی ہے كہ نبی كریم صلی اللہ علیہ وسلم كا فرمان ہے:
" بلا شبہ اللہ تعالی نے حاملہ اور دودھ پلانے والی عورت سے روزہ معاف كر دیا ہے "
كیا اس حدیث كا معنی یہ ہے كہ ان دونوں پر روزہ فرض نہیں، چاہے مشقت ہو یا مشقت نہ ہو ؟

پسندیدہ جواب

الحمد للہ.

یہ حدیث ابو داود، ترمذی، نسائی كی روایت كردہ ہے كہ نبی كریم صلی اللہ نے فرمایا:

" بلا شبہ اللہ سبحانہ وتعالی نے مسافر سے آدھی نماز، اور روزہ معاف كردی ہے، اور حاملہ اور دودھ پلانے والی عورت سے "

ابو داود حدیث نمبر (2408) ترمذی حدیث نمبر (715) سنن ابن ماجہ حدیث نمبر (1667) علامہ البانی رحمہ اللہ تعالی نے صحیح ابو داود میں اسے صحیح قرار دیا ہے.

یہ حدیث ہرمطلقا ہر حاملہ عورت كے متعلق ہے، لیكن علماء كرام نے اس علت جس كی بنا پر حكم مشروع ہوا ہے پر عمل كرتے ہوئے اسے مشقت كے ساتھ مقید كیا ہے، اور وہ حكم حاملہ عورت كا روزہ نہ ركھنا ہے.

اور یہ روزوں كی آیت میں مرض كے مطلقا آنے كے مشابہ ہے:

اور جو كوئی مریض ہو یا مسافر تو وہ دوسرے ایام میں گنتی پوری كرے البقرۃ (185).

علماء كرام نے اس مقید (تقیید) كی دلیل میں نصوص بھی بیان كی ہیں، بلكہ علماء كرام سے اس پر اتفاق بھی نقل كیا گیا ہے جس كا بیان آگے آ رہا ہے.

اول:

ہم سلف كے بارہ میں كہتے ہیں:

فرمان باری تعالی ہے:

اور ان لوگوں پر جو اس کی طاقت رکھتے ہیں ایك مسکین کا فدیہ ہے .

ابو داود رحمہ اللہ نے ابن عباس رضی اللہ تعالی سے اس آیت کے بارہ میں نقل کیا ہے کہ:

" بوڑھے مرد اور عورت کے لیے جب کہ وہ روزہ رکھنے کی طاقت رکھتے ہوں انہیں روزہ نہ رکھنے کی اجازت تھی اور اس کے بدلے وہ ایك مسکین کو ہر دن کھانا کھلائیں، اور جب حاملہ اور دودھ پلانے والی عورت کو خوف ہو تو وہ بھی "

ابو داود حدیث نمبر (2318) امام نووی رحمہ اللہ تعالی کہتے ہیں اس کی سند حسن ہے.

تو ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہما نے حاملہ اور دودھ پلانے والی عورت کو خوف کے ساتھ مقید کیا ہے، اور اس میں اطلاق رکھا چاہے وہ اپنی جان کا خوف ہو یا اپنے بچے کا.

اور کتاب الام میں شافعی رحمہ اللہ تعالی سے مروی ہے وہ کہتے ہیں:

" ہمیں مالك نے نافع سے خبر دی کہ ابن عمر رضی اللہ تعالی عنہما سے سوال کیا گیا کہ اگر حاملہ عورت کو اپنے بچے کے متعلق خدشہ ہو تو انہوں نے فرمایا:

" وہ روزہ نہیں رکھے گی اور اس کے بدلے ہر دن ایك مسکین کو ایك مد گندم غلہ دے گی "

اور امام بخاری رحمہ اللہ تعالی کہتے ہیں:

گنتی کے چند دن کے متعلق باب....

حسن اور ابراہیم نے دودھ پلانے والی یا حاملہ عورت جب انہیں اپنے یا بچے کے بارہ میں خدشہ ہو تو وہ روزہ چھوڑ کر اس کی قضاء کرینگی. انتہی

اس حکم میں ابن عباس، ابن عمر، حسن، نخعی رحمہم اللہ سے وارد تقیید یہ ہے.

دوم:

آئمہ کرام کے مذاہب:

آئمہ کرام اس تقیید پر بھی متفق ہیں.

اول:

حنفی مذہب:

جصاص رحمہ اللہ نے " احکام القرآن " میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان:

" بلا شبہ اللہ تعالی نے مسافر سے آدھی نماز اور روزہ اور حاملہ اور دودھ پلانے والی عورت سے "

ذکرکرنے کے بعد کہتے ہیں:

یہ معلوم ہے کہ ان دونوں - یعنی حاملہ اور دودھ پلانے والی عورت - کی رخصت ان کے یا ان کے بچوں کے ضرر اور نقصان پر موقوف ہے.

دیکھیں: احکام القرآن للجصاص (1 / 244).

اور ان کا یہ بھی کہنا ہے:

حاملہ اور دودھ پلانے والی عورت اس سے خالی نہیں کہ روزہ سے انہیں یا ان کے بچے کو ضرر ہو گا، تو جسے بھی ہو اس کے لیے روزہ نہ رکھنا بہتر اور روزہ رکھنا ممنوع ہے، اور اگر انہیں روزے سے ضرر نہ ہو اور نہ ہی ان کے بچوں کو تو اسے روزہ رکھنا ہو گا، اور روزہ چھوڑنا جائز نہیں.

دیکھیں: احکام القرآن (1 / 252).

اور البحر الرائق میں ہے:

(حاملہ اور دودھ پلانے والی عورت جب اپنے بچے یا اپنے آپ پر ڈریں تو ان کے لیے)

البحر الرائق (2 / 308)

یعنی: مشقت اورحرج ختم کرنے کے لیے ان دونوں کو روزہ نہ رکھنا جائز ہے..... ظن غالب میں خوف سے مقید ہے..... کیونکہ اگر اسے خوف نہ ہو تو اس کے لیے روزہ چھوڑنے کی رخصت نہیں ہے.

دوم:

مالکی مذہب:

شرح مختصر خلیل میں ہے:

جب حاملہ عورت اپنے بچے کے ہلاك ہونے یا اسے شدید اذیت کا خطرہ محسوس کرے تو اس پر روزہ چھوڑنا واجب ہے، اور اگر کسی علت یا بیماری کے پیدا ہونے کا خدشہ ہو تو معتبر قول میں اس کے لیے روزہ نہ رکھا جائز ہے.

اور یہ بھی کہا گیا ہے: جب کوئی علت پیدا ہونے کا خدشہ ہو تو اس کے لیے روزہ نہ رکھنا واجب ہے، اور اسی طرح دودھ پلانے والی عورت اگر اپنے بچے کی ہلاکت یا شدید اذیت کا خدشہ محسوس کرے تو اس کے لیے روزہ نہ رکھنا واجب ہے، اور اگر وہ بیماری یا علت کا خدشہ محسوس کرے تو اس کے لیے روزہ نہ رکھنا جائز ہے، یہ اس شرط پر ہے کہ بچہ اس کے علاوہ کسی اور کو قبول نہ کرے... وگرنہ اس پر روزہ رکھنا واجب ہے.

سوم:

شافعی مذہب:

امام شافی رحمہ اللہ تعالی کتاب الام میں کہتے ہیں:

جب حاملہ عورت کو اپنے بچے کا ڈر ہو تو وہ روزہ نہ رکھے، اور اسی طرح دودھ پلانے والی کو بھی جب دودھ پلانے سے واضح خطرہ ہو، لیکن جس سے اس کا احتمال ہو تو وہ روزہ نہ چھوڑے، اور روزے سے ہو سکتا ہے اس کے دودھ میں کمی ہو، لیکن نقصان کا احتمال ہے، اور جب زیادہ قباحت ہو تو دونوں روزہ نہ رکھیں.

امام نووی رحمہ اللہ تعالی " المجموع " میں کہتے ہیں:

ہمارے اصحاب کا کہنا ہے: حاملہ اور دودھ پلانے والی عورت کو روزہ رکھنے سے اپنے آپ پر ڈر ہو تو وہ روزہ نہیں رکھیں گی، اور مریض کی طرح بعد میں اس کی قضاء کریں، اور ان پر فدیہ نہیں ہے.

اس میں کوئی اختلاف نہیں، اور اگر انہیں اپنی جان اور بچے کا ڈر ہو تو اسی طرح بغیر اختلاف کے روزہ نہیں رکھیں گی، امام دارمی اور سرخسی وغیرہ رحمہ اللہ نے صراحت کے ساتھ بیان کیا ہے، اور اگر انہیں اپنی جان کی بجائے بچے کی جان کا خدشہ ہو تو بغیر کسی اختلاف کے روزہ نہ رکھیں .. الخ

دیکھیں: المجموع للنووی (6 / 274).

چہارم:

مذہب حنبلی:

ابن مفلح رحمہ اللہ " الفروع " میں کہتے ہیں:

حاملہ اور دودھ پلانے والی عورت کو اگر اپنی یا بچے کی جان کا ڈر ہو تو اس کے لیے روزہ رکھنا مکروہ ہے ....

اور ابن عقیل رحمہ اللہ تعالی نے ذکر کیا ہے کہ: اگر حاملہ اور دودھ پلانے والی عورت کو حمل اور رضاعت میں ضرر کا اندیشہ ہو تو اس کے لیے روزہ رکھنا حلال نہیں، بلکہ وہ فدیہ دینگی، اور اگر ضرر کا اندیشہ نہ ہو تو اس کے لیے روزہ چھوڑنا حلال نہیں.

دیکھیں: الفروع (3 / 35).

اور شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ " الفتاوی " میں کہتے ہیں:

اگر حاملہ عورت کے بچے کو ضرر کا خدشہ ہو تو وہ روزہ نہیں رکھے گی... الخ

دیکھیں: مجموع الفتاوی (25 / 218).

پنجم:

ظاہری مذہب:

ابن حزم رحمہ اللہ تعالی " المحلی " میں رقمطراز ہیں:

" حاملہ اور دودھ پلانے والی عورت، اور بوڑھا آدمی، یہ سب روزہ رکھنے کے خطاب میں شامل ہیں، لہذا ان پر رمضان المبارک کے روزے رکھنا فرض ہیں، اگر دودھ پلانے والی کے بچے کو دودھ کی کمی کی بنا پر ضرر کا اندیشہ ہو اور اسے دودھ پلانے والی کوئی اور نہ ہو، یا کسی دوسری عورت کا دودھ قبول نہ کرے یا حاملہ عورت کو بچے کے ضرر کا اندیشہ ہو، یا بوڑھا آدمی بڑھاپے کی بنا پر روزہ رکھنے سے عاجز ہو، تو یہ روزہ نہیں رکھیں گے... الخ انتہی

دیکھیں: المحلی ابن حزم (4 / 411).

الموسوعہ الفقهية میں ہے:

" فقہاء کرام کا اتفاق ہے کہ حاملہ اور دودھ پلانے والی عورت کے لیے اس شرط پر رمضان المبارک کا روزہ نہ رکھنا جائز ہے کہ اگر وہ اپنی یا بچے کی بیماری کا خدشہ محسوس کریں، یا بیماری میں زیادتی کا اندیشہ ہو، یا بچے کو ضرر اور اس کی ہلاکت کا اندیشہ ہو، کیونکہ حاملہ عورت کے پیٹ میں بچہ اس کے عضو کی مانند ہے، تو اس پر نرمی کرنا ایسے ہی ہے جیسے اس کے کسی عضور پر نرمی کرنا "

دیکھیں: الموسوعة الفقھیة (28 / 55).

امام شوکانی رحمہ اللہ تعالی " نیل الاوطار" میں حاملہ اور دودھ پلانے والی عورت سے روزہ کی رخصت والی حدیث پر تعلیل کرتے ہوئےکہتے ہیں:

" یہ حدیث حاملہ اور دودھ پلانے والی عورت کے لیے روزہ نہ رکھنے کے جواز پر دلالت کرتی ہے، اور فقھاء کرام کا مسلك ہے کہ جب دودھ پلانے والی اور حاملہ عورت کو اپنے بچے کے ضرر کا خدشہ ہو تو وہ حتمی طور پر روزہ نہیں رکھے گی" انتہی

دیکھیں: نیل الاوطار (4 / 273).

اور مستقل فتوی کمیٹی کے فتاوی جات میں ہے:

" اور حاملہ عورت پر حالت حمل میں روزہ رکھنا فرض ہے، لیکن اگر اسے روزہ رکھنے کی بنا پر اپنی یا بچے کی جان کو ضرر پہنچنے کا اندیشہ ہو تو اس کے لیے روزہ نہ رکھنے کی رخصت ہے، اور یہ روزے وہ وضع حمل اور نفاس سے پاك ہونے کے بعد قضاء کر کے رکھے گی" اھ

دیکھیں فتاوی اللجنة الدائمة للبحوث العلمیة والافتاء (10 / 226).

مزید تفصیل کے لیے آپ سوال نمبر (50005) کے جواب کا مطالعہ ضرور کریں.

حاملہ اور دودھ پلانے والی عورت پر جب روزہ مشقت نہ ہوتا ہو تو اس کے لیے روزہ چھوڑنا حلال نہ ہونے کے بارہ میں علماء کرام کی یہ چند ایك نصوص تھیں جو مندرجہ بالا سطور میں بیان کی گئی ہیں.

واللہ اعلم .